اصولِ حدیث
و
اصولِ تخریج

تالیف

ابو محمد خرم شہزاد

تقریظ

حکیم مبشر علی حسن　　حافظ محمد یحیی حامدی

مکتبۃ التحقیق والتخریج
0333-4104598

AlHidayah - الهداية

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دارالتحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

مرسل:

مرسل جس کی جمع مراسیل ہے، مرسل لغت میں اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ارسل سے مشتق ہے جس کے معنی کھلا چھوڑنے کے ہیں مرسل کو مرسل اس لیے کہتے ہیں کہ منتہائے سند کو کسی راوی معین کے ساتھ مقید نہیں کیا جاتا ہے۔ ❸

اصطلاح میں مرسل وہ حدیث ہے جس کے آخر میں تابعی کے بعد کا راوی ساقط ہو مرسل کہلائے گی اور اس کی صورت یہ ہے کہ تابعی خواہ بڑا ہو یا چھوٹا کہے: رسول اللہ نے یہ فرمایا، یا ایسے کہا یا آپ علیہ السلام کی موجودگی میں ایسا ہوا۔ ❹

امام حاکم کہتے ہیں: مرسل حدیث وہ ہے جس میں محدث کی متصل اسناد تابعی تک پہنچتی ہیں اور وہ تابعی یوں کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مرسل حدیث کی اس تعریف میں مشائخ حدیث کا کوئی اختلاف نہیں۔ ❺

---

❶ تذكرة الحفاظ للذهبي، مترجم: ١/ ١٤٣.

❷ نزهة النظر لابن حجر، مترجم: ص ٤٨. ❸ تقريب النووي، مترجم: ص ٩٥.

❹ نزهة النظر لابن حجر، مترجم: ص ٤٨.

❺ معرفة علوم الحديث للحاكم، مترجم: ص ٧٥.

AlHidayah - الهداية

مرسل حدیث کی مثال:

حدثنا ابن بشار، نا أبو داؤد، نا هشام، عن قتادة ان رسول الله قال: "ان الجارية اذا حاضت لم يصلح أن يرى منها الا وجهها ويداها الى المفصل." ❶

"تابعی قتادہ رحمہ اللہ (۶۰ھ، ۱۱۷ھ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: لڑکی کو جب حیض آئے تو یہ مناسب نہیں کہ کوئی شخص اس کے چہرے اور ہاتھوں کے سوا کچھ دیکھے۔"

دوسری مثال:

"حدثنا محمد بن عثمان الدمشقي أبو الجماهر ان سليمان بن بلال حدثهم، نا شريك بن أبي نمر، عن أبي سلمه بن عبدالرحمن أن رسول الله كان يغسل وجهه بيمينه." ❷

"تابعی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ (م۹۴ھ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ اپنا چہرہ دائیں ہاتھ سے دھوتے تھے۔"

جمہور کے نزدیک مرسل حدیث ضعیف ہوتی ہے:

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مرسل حدیث اکثر ائمہ حدیث کے نزدیک ضعیف ہے جس کو بہت سے ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے جن ائمہ نے مرسل روایت کو ضعیف قرار دیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ ائمہ نے ثقہ اور غیر ثقہ ہر قسم کے راویوں سے روایات روایت کی ہیں جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو اس میں احتمال ہوتا ہے کہ شاید اس نے کسی غیر ثقہ سے روایت کی ہو، امام عتبہ بن أبی حکیم کہتے ہیں: امام زہری (۵۰ھ،۱۲۴ھ) نے اِسحاق بن

---

❶ كتاب المراسيل لابي داؤد: ص ٤٧٠، ح: ٤٢٤.

❷ كتاب المراسيل لابي داؤد: ص ١١١، ح: ٦.

AlHidayah - الهداية

عبداللہ بن أبی فروہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے رسول اللہ نے فرمایا، امام زہری کہنے لگے، ابن أبی فروہ اللہ تجھے برباد کرے تو ہمارے پاس ایسی روایات لاتا ہے جن کی کوئی لگام (سند) نہیں ہوتی (یعنی مرسل روایت قابل حجت نہیں)۔ ❶

امام مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے اور محدثین کے قول کے مطابق مرسل روایت حجت نہیں ہے۔ ❷

امام ابن أبی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد امام ابو حاتم اور امام ابوزرعہ رازی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مراسیل قابل حجت نہیں اور دلیل کی بنیاد ایسی حدیث ہوسکتی ہے جس کی سند صحیح اور متصل ہو اور میری بھی یہی رائے ہے۔ ❸

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم مرسل اور ضعیف روایات سے حجت نہیں لیتے۔ ❹

امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "والحدیث مرسل، لا تقوم به الحجة" یہ حدیث مرسل ہے اور اس کے ساتھ حجت قائم نہیں ہوسکتی۔ ❺

امام ابن المنذر رحمہ اللہ (م۳۱۰ھ) فرماتے ہیں: "والمرسل من الحدیث، لا تقوم به الحجة" مرسل حدیث سے حجت قائم نہیں ہوتی۔ ❻

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرسل روایت ہمارے نزدیک نہ ہونے کے برابر ہے، کیونکہ اگر ہم ثقہ فاضل تابعی کے ارسال کو حسن ظن کرتے ہوئے قبول کرلیں تو ہمیں تبع تابعین کا ارسال بھی اسی طرح قبول کرنا پڑے گا اور جب ہم یہ بھی کرلیں گے تو تبع تابعین کے بعد والوں کا بھی ارسال قبول کرنا پڑے گا، جب یہ بھی کرلیں گے تو پھر ان کے بعد

---

❶ العلل الصغیر للترمذی: ص ۲۹۰، ۲۹۱. ❷ صحیح مسلم، مترجم: ۱/ ٦٥.
❸ کتاب المراسیل لابن أبی حاتم: ص ۷. ❹ کتاب التوحید لابن خزیمة: ۱/ ۱۳۷.
❺ السنن الدارقطنی: ۱/ ۳۹۸.
❻ الاوسط لابن المنذر: ۱/ ۲۳٦، ح: ۱۸٤ الشاملة.

والوں کا ارسال بھی قبول کرنا پڑے گا، جب ایسا بھی کرلیں گے تو پھر ہمیں ہر انسان کا یہ کہنا قبول کرنا پڑے گا کہ رسول اللہ نے فرمایا حالانکہ اس کام میں شریعت کی مخالفت ہے۔ ❶

طحاوی (۲۳۸ھ، ۳۲۱ھ) کہتے ہیں "وھم لا یحتجون بالمراسیل" وہ (محدثین) مرسل روایات سے حجت نہیں لیتے۔ ❷

امام ابن الصلاح ﷫ فرماتے ہیں: ہم نے جو یہ کہا ہے کہ مرسل سے حجت نہیں لی جا سکتی اور اس پر ضعف کا حکم لگے گا، یہ قول وہ ہے، جس پر حفاظِ حدیث اور نقادِ آثار کی ایک جماعت کا عمل رہا ہے اور انہوں نے اپنی تصانیف میں اسے جا بجا ذکر کیا ہے۔ ❸

امام نووی ﷫ فرماتے ہیں: "ثم المرسل حديث ضعف عند جماهير المحدثين والشافعي و كثير من الفقهاء واصحاب الاصول، ❹

پھر جمہور محدثین اور امام شافعی ﷫ اور اکثر فقہاء اور اصحاب الاصول کے نزدیک مرسل حدیث ضعیف ہے۔

امام خطیب بغدادی ﷫ فرماتے ہیں: "المرسل غير مقبول والذي يدل على ذلك أن إرسال الحديث يودي إلى الجهل بعين راويه ويستعيل العلم بعدالته مع الجهل بعينه وقد بينا من قبل أنه لا يجوز قبول الخبر إلا ممن عرضت عدالته فوجب لذلك كونه غير مقبول." ❺

مرسل حدیث مقبول نہیں اور جو چیز اس پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث کا ارسال راوی کے مجہول العین ہونے کا باعث ہوتا ہے اور اس کے مجہول العین ہونے کی وجہ

---

❶ صحيح ابن حبان، مترجم: ۳/ ۲٤۱، ۲٥۲، تحت حديث: ۲۱۱۰.

❷ نصب الراية للزيلعي: ۱/ ٥۸. ❸ مقدمة ابن الصلاح: ص ۲٦.

❹ تقريب النووي، مترجم: ص ۹٥، ۹٦.

❺ الكفاية في علم الرواية للخطيب: ص ۳۳٦.

AlHidayah - الهداية

سے اس کی عدالت کا علم مستحیل ہو جاتا ہے ہم اس سے پہلے واضح کر چکے ہیں کہ صرف اسی راوی کی خبر کو قبول کرنا جائز ہے۔ جس کی عدالت معروف ہو۔ اس بنا پر یہ لازم ہے کہ مرسل خبر (حدیث) غیر مقبول ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے (۳۸۴ھ، ۴۵۸ھ) فرماتے ہیں: اور جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مرسل روایت متصل سے بھی قوی ہوتی ہے، وہ اس بے وقوف کی طرح ہے، جو کہے کہ رات، دن سے زیادہ روشن ہے اور نابینا بینا سے زیادہ دیکھنے والا ہے، کیونکہ مرسل کا معاملہ غیبی ہوتا ہے، اس کے بارے میں یہ علم نہیں ہوتا کہ جس نے ارسال کیا ہے، اس نے کس سے اسے اخذ کیا ہے؟ اور جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ارسال کرنے والا صرف ثقہ سے ہی روایت لیتا تھا تو اس نے ایسا دعویٰ کیا ہے، جو سارے محدثین کے خلاف ہے کیونکہ ہم محدثین کو دیکھتے ہیں کہ وہ ثقہ راویوں سے بھی روایات لیتے اور غیر ثقہ راویوں سے بھی بیان کرتے ہیں اور بسا اوقات وہ اس وقت تک اس شخص کا نام نہیں لیتے، جس سے انہوں نے سنا ہوتا ہے، جب تک ان سے پوچھ نہ لیا جائے، پھر بسا اوقات وہ ایسے شخص کا نام لیتے ہیں، جو روایت و دیانت میں سے کسی ایک چیز میں یا دونوں چیزوں میں ناقابل التفات ہوتا ہے۔ نیز اہل علم راوی پر جرح کرنے کے اسباب میں مختلف ہیں، لہٰذا محذوف راوی کا نام بیان کیا جانا ضروری ہے تاکہ اس کے حالات پر واقفیت حاصل کی جا سکے اور یوں اس کی عدالت یا جرح ان اہل علم (محدثین) پر واضح ہو جائے، جن کے پاس اس کی حدیث پہنچے۔ ❶

امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے، صحیح نہیں ہے اس حدیث کو چھوڑ دو۔ ❷ (امام بخاری کے نزدیک بھی مرسل قابل حجت نہیں)۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرسل کو مردود کی اقسام میں اس لیے ذکر کیا

---

❶ کتاب القراءة خلف الامام للبیهقی، مترجم: ۱۱۷، ۱۱۸.

❷ صحیح بخاری، مترجم: ۳/ ۵۷۱.

AlHidayah - الهداية

گیا ہے کہ اس میں محذوف راوی نامعلوم ہوتا ہے اس میں یہ احتمال موجود ہوتا ہے کہ محذوف راوی صحابی ہو یا تابعی اور تابعی ہونے کی صورت میں یہ احتمال رہتا ہے کہ وہ ضعیف ہو یا ثقہ پھر اگر ثقہ ہے تو یہ احتمال رہتا ہے کہ اس نے یہ حدیث صحابی سے سنی ہے یا تابعی سے اور پھر تابعی ثقہ ہے یا ضعیف علی ہذا القیاس یہ سلسلہ عقلی لحاظ سے تو غیر متناہی ہوسکتا ہے اور بلحاظ تتبع چھ سات سلسلوں تک چلا جاتا ہے کیونکہ بعض تابعین کا بعض سے روایت کا سلسلہ غالباً چھ سات سلسلوں تک ہی پایا جاتا ہے۔ ❶

بہرکیف مرسل روایت درحقیقت ضعیف اور مردود احادیث کی ایک قسم ہے کیونکہ اس میں اتصال سند مفقود ہوتا ہے جب کہ یہ صحیح حدیث کی ایک لازمی شرط ہے۔ اور دوسرا جو راوی حذف کیا گیا ہے اس کی عدالت مفقود ہے۔

مراسیل صحابہ حجت ہیں:

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم کی مراسیل قابل قبول ہیں، اس لیے کہ تمام صحابہ عادل اور اللہ کے پسندیدہ ہیں۔ ❷

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرسل کے بارے میں جو اختلاف ہے اس سے مراد وہ مرسل ہے جو صحابی کی نہ ہو۔ جہاں تک صحابی کی مرسل روایت کا تعلق ہے تو صحیح مذہب کے مطابق اس کی حیثیت صحیح کی ہے۔ ❸

امام ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اصول فقہ میں جسے مرسل الصحابی کا نام دیا جاتا ہے اسے ہم مرسل کی انواع میں شمار نہیں کرتے جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ کی طرح کم سن صحابہ رسول اللہ سے روایت کریں جب کہ ان کا سماع ثابت نہ ہو، اس لیے کہ ایسی روایات

---

❶ نزهة النظر لابن حجر، مترجم: ص ٤٨، ٤٩.

❷ الكفاية في علم الرواية للخطيب: ص ٣٣٤.

❸ تقريب النووي، مترجم: ص ٩٦.

AlHidayah - الهداية

موصول مسند کے حکم میں ہیں ان کی روایات صحابہ سے ہیں اور صحابی کی ناواقفیت مضر نہیں کیونکہ تمام صحابہ عادل ہیں۔ ❶

سیوطی فرماتے ہیں: جیسے صحابی کی وہ روایت جس میں اس نے رسول اللہ کے کسی فعل وغیرہ کو نقل کیا ہو اور یہ معلوم ہو کہ کم سنی یا حلقہ اسلام میں دیر سے آنے کی بناء پر اس نے براہ راست رسول اللہ سے وہ روایت نہ سنی ہو تو صحیح قول کے مطابق وہ حجت ہے۔ یہی وہ رائے ہے جسے ہمارے اصحاب وغیرہم نے اختیار کیا ہے۔ ❷

بہرحال امام شافعی کی ''کتاب الرسالہ'' اور امام بخاری کی ''صحیح بخاری'' اور امام مسلم کی ''صحیح مسلم'' وغیرہ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہی پتہ چلتا ہے کہ امام شافعی، امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ کے نزدیک بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی مرسل روایات موصول مسند کے حکم میں ہیں۔

نیز جمہور محدثین وفقہاء کا یہ مسلک ہے کہ صحابی کی مرسل متفقہ طور پر قابل حجت ہے، اور مدار استدلال یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں اس لیے اگر کوئی صحابی رسول اللہ کی طرف کوئی بات منسوب کرتا ہے تو اس میں جھوٹ کا احتمال نہیں ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض نے مراسیل صحابہ کے مقبول ہونے پر اجماع نقل کیا ہے، حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا: محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ صحابی کی مرسل متصل کے حکم میں ہے۔ ❸

---

❶ مقدمة ابن الصلاح، مترجم: ص ۲٦، دوسرا نسخه، ص ۲٦.

❷ تدريب الراوی السيوطی: ص ۱۰۹. ❸ اختصار علوم الحديث، مترجم: ص ۳۷.

AlHidayah - الهداية